ناگہانی آفات وحادثات میں خدمت خلق: تعلیمات اسلامی کے تناظر میں

Public Welfare During Disasters and Accidents: In The Context of Islamic Teachings

Syeda Shumaila Rubab Rizvi
Visiting Lecturer Institute of Islamic studies
Shah Abdul Latif university Khairpur Mirs
Email: shumaila.rubab@salu.edu.pk

Abstract

For the past two decades, Pakistan has been suffering from natural disasters and accidents in one form or another and is moving from developing to backwardness. Without the will of the Allah, not even a leaf can be moved, and the word of speech proves that the sudden calamities and accidents that befell the previous nations were due to their sins, and it is the same in the present time. However, this is not the case because people derive meaning according to their own understanding. The punishment on the past nations came as a result of the bad supplications of their Prophets and we are the Ummah of the Merciful, this is definitely our trial and test, but not punishment because in the form of punishment, the names and signs of the settlements were erased and as Muslims, some of our There are responsibilities that we have to fulfill. First of all, know the external and internal causes of these sudden calamities and accidents and solve them. According to him, it is a good thing and the main part of Islamic teachings is that saving the life of one person is equivalent to saving the life of the whole humanity and on the other hand, it is also a cause of improvement of the country's conditions.

Keywords: Punishment, Suddenness, Muslim Ummah, Trial, Epidemic

خلاصہ

پچھلی دو دہائیوں سے ارض پاکستان کسی نا کسی صورت میں ناگہانی آفات و حادثات کا شکار ہے اور ترقی پذیر سے پسماندگی کی جانب گامزن ہے۔ اس کا ایک سبب ان ناگہانی آفات وحادثات میں مبتلا افراد کی تعداد کا بڑھ جانا بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق بغیر اذن ربی پتہ بھی نہیں ہل سکتا اور قرآن کریم سے ثابت ہے کہ گزشتہ اقوام پر آنے والی ناگہانی آفات وحادثات کا سبب ان کے گناہ تھے۔ گزشتہ امتوں پر عذاب ان کے انبیاء کی بد دعا کے نتیجے میں آیا اور ہم رحمت العالمین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے امتی ہیں۔ یہ یقیناً ہماری آزمائش وامتحان ضرور ہے مگر عذاب نہیں کیونکہ عذاب کی صورت میں بستیوں کے نام ونشان مٹ جاتے تھے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا فرض ہے کہ سب سے پہلے ان ناگہانی

آفات و حادثات کے ظاہری و باطنی علل واسباب جانیں اور ان کا سد باب کریں۔ دوم ان ناگہانی آفات و حادثات کی صورت میں پریشان حال و تباہ شدہ انسانی زندگیوں کی بحالی کے لیے اقدامات کریں۔ یہ تمام عبادات سے بڑھ کر خداوند کریم کو محبوب ہے۔ خدمت خلق اسلامی تعلیمات کا بنیادی جز ہے اور قرآن کریم کے مطابق ایک انسان کی جان بچانا پوری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف ہے۔

کلیدی الفاظ: عذاب، ناگہانی، امت مسلمہ، آزمائش، وباء۔

موضوع کا تعارف واہمیت

بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ اذنِ ربی کے بنا کچھ نہیں ہو سکتا تو یہ آفات و حادثات بھی گذشتہ اقوام کی طرح اللہ تعالی کی طرف سے سزا کی صورت میں رونما ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ زلزلے، سیلاب، طوفان، اور دیگر آفتیں کیوں آتی ہیں؟ یقیناً ظاہری اسباب کے ساتھ ساتھ ان کے کچھ باطنی اسباب بھی ہوں گے۔ سائنس دان اور ماہرین ان ظاہری اسباب کا ذکر کرتے ہیں اور ان کی نشاندہی بھی کرتے ہیں کہ ماحولیاتی آلودگی، درختوں کا کٹاؤ اور دیگر اسباب کے ذمے دار ہم خود ہیں۔ اس بات سے انکار نہیں کہ آیات خداوندی میں گذشتہ امتوں سے ناراضی اور عذاب کے بارے میں اور رحمت العالمین ﷺ نے قیامت سے پہلے آنے والی قدرتی آفتوں کا پیش گوئی کے طور پر تذکرہ فرمایا ہے اور خداوند عالم کی طرف سے تنبیہ کے طور پر ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لیے جو لوگ ان آفات کی زد پہ ہیں وہ اس تنبیہ سے ہوشیار ہو جائیں کہ یہ ان کے مال و جان کی آزمائش ہے اور باقی لوگ جو بچ جائیں ان کا امتحان ہے کہ وہ لوگوں کی مدد اور ایثار کا رویہ اختیار کرتے ہیں یا نہیں۔ اس لیے ایک مسلمان کی حیثیت سے ہر وہ عمل انجام دیں جو خوشنودی اور قرب خداوندی کا باعث ہو جیسے کہ اسلام میں انسانی جان کے تحفظ کو ایک بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے لہٰذا ناگہانی آفات اور حادثات کی صورت میں انسانی زندگی کی بحالی کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔ اسلام کی تعلیمات انسانی زندگی کے تحفظ کو بہت اہمیت دیتی ہیں اور مسلمانوں کو ہنگامی حالات میں انسانی زندگی کی بحالی کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس مضمون میں ہم متعلقہ قرآنی آیات اور احادیث کے ساتھ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانی زندگی کی بحالی کے لیے اقدامات پر بحث کریں گے۔

ناگہانی آفات اور حادثات کی صورت میں انسانی زندگی کی بحالی کے دور حاضر میں کیے جانے والے اقدامات کی اہمیت و ضرورت کی کئی وجوہات ہیں۔ جیسے یہ جاننا کہ بحران کی صورت حال میں کس طرح مقابلہ کرنا ہے، جائے حادثہ پر موجود افراد کی گھبراہٹ و پریشانی کو کیسے کم کرنا ہے، یہ نتائج میں کامیابی کے امکانات کو زیادہ بڑھا سکتا ہے۔

ناگہانی صورت حال میں لوگوں کی بھگدڑ اور افرتفری ہی سب سے بڑا مسئلہ اور دشواری ہوتی ہے جو حادثے کے بعد ایک نئی ہنگامی صورت حال پیدا کر دیتی ہے اس کے لیے لازمی ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ آگاہی دی جائے کہ کسی آفت یا ہنگامی صورتحال میں، ابتدائی طبی امداد اور بچاؤ کی تکنیکوں کی جانکاری انسانی زندگی کی بحالی کے اقدامات میں بھرپور معاون ثابت ہوسکتی ہے۔ کسی ناگہانی ہنگامی صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لیے مہارت اور جانکاری کا ہونا افراد کو مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے اعتماد کا احساس دے سکتا ہے۔ تباہی کے اثرات سے نمٹنے کے لیے تیاری اور جانکاری معاشرے کو زیادہ تیز اور مؤثر طریقے سے بحال کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔ اس لیے ناگہانی آفات اور حادثات کے منفی اثرات کو کم کرنے اور زندگیوں کو بچانے اور معمول کی بحالی کے امکانات کو بڑھانے کے لیے آفات کے تحفظ اور بحالی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ خصوصی طور پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بہت اہم ہے، کیونکہ یہ انسانی زندگی کے تحفظ کو فروغ دیتا ہے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کے لیے افراد کو اپنی مذہبی ذمہ داری کو پورا کرنے کی ترغیب دیتا ہے نیز یہ عذاب خدا سے دوری اور قرب خدا اور رسول ﷺ کا باعث ہے۔

اسلوب تحقیق وتحدید

اسلام یا مذہب سے جڑے موضوعات پر تحقیق کرتے وقت، حساسیت، احترام اور ثقافتی بیداری کو پیش نظر رکھنا مزید برآں اخلاقی تحفظات پر غور کرنا ضروری ہے۔ اس لیے ان نکات کو مقدم رکھتے ہوئے اس مقالہ میں بیانیہ اور علمی و تحقیقی اسلوب منتخب کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے لیے رہنمائی آیات قرآنی واحادیث پیغمبر اکرم ﷺ سے حاصل کی گئی ہے۔ موضوع پر تحقیق سے قبل متعدد کتب اور مقالہ جات زیر مطالعہ رہے۔ طوالت سے بچنے کے لیے براہ راست موضوع سے وابستہ چند کتب و مقالہ جات کا جائزہ پیش خدمت ہے۔

کتب کا جائزہ

1-کتاب کانام: خدمت خلق قرآنی تعلیمات کی روشنی میں، **مصنف:** پروفیسر امیر الدین مہر، **ناشر:** دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

انسان اپنی فطری، طبعی، جسمانی اور روحانی ساخت کے لحاظ سے سماجی اور معاشرتی مخلوق ہے۔ یہ اپنی پرورش، نشو ونما، تعلیم وتربیت، خوراک ولباس اور دیگر معاشرتی ومعاشی ضروریات پوری کرنے کے لیے دوسرے انسانوں کا لازماً محتاج ہوتا ہے۔ یہ محتاجی قدم قدم پر اسے محسوس ہوتی اور پیش آتی ہے۔ اسلام ایک دین فطرت ہے اس لیے اس

نے اس کی تمام ضروریات اور حاجات کی تکمیل کا پورا بندوبست کیا ہے۔ یہ بندوبست اس کے تمام احکام واوامر میں نمایاں ہے۔ اسلام نے روزِ اول سے انبیاء کرام کے اہم فرائض میں اللہ کی مخلوق پر شفقت ورحمت اوران کی خدمت کی ذمہ داری عائد کی۔ اس ذمہ داری کو انہوں نے نہایت عمدہ طریقہ سے سرانجام دیا اور نبی کریم ﷺ نے بھی مدینہ منورہ میں رفاہی، اصلاحی اور عوامی بہبود کی ریاست کی قائم کی۔ زیر نظر کتابچہ "خدمت خلق قرآنی تعلیمات کی روشنی میں" مولانا امیر الدین مہر کا مرتب شدہ ہے جس میں انہوں نے مختلف طبقات کے حقوق اوران کی ادائیگی سے متعلق قرآنی احکام کو نہایت عمدہ اسلوب میں بیان کیا ہے۔

2- کتاب کا نام: اسلام میں خدمت خلق کا تصور، **مصنف:** سید جلال الدین انصر عمری، **ناشر:** اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی۔

زیر نظر کتاب "اسلام میں خدمت خلق کا تصور" انڈیا کے نامور اسلامی اسکالر محترم جناب سید جلال الدین عمری حفظہ اللہ کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے خدمت خلق کے تمام پہلوؤں پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بحث کی ہے۔ موصوف نے کوشش کی ہے کہ موضوع سے متعلق آیات واحادیث کا بڑی حد تک احاطہ ہو جائے اور موقع ومحل کی مناسبت سے ان کا صحیح مفہوم واضح ہو جائے۔ اس ضمن میں خدمت خلق کے وہ پہلو بھی سامنے آجائیں جن کا موجودہ دور تقاضا کرتا ہے۔

3- کتاب کا نام: فضائل اخلاق و خدمت خلق، **مصنف:** پروفیسر محسن عثمانی ندوی، **ناشر:** ہیومن ویلفئیر کونسل۔

زیر مطالعہ کتاب میں اسلامی شخصیت کی تعمیر کے لیے ضروری اوصاف رقم کیے گیے ہیں جن کی مدد سے حقوق اللہ اور حقوق العباد خدمت خلق کا صحیح تصور، غلط تصورات کی تردید، خدمت خلق کا اجر و ثواب، خدمت عبادت ہے، خدمت سب کی کی جائے، خدمت کے مستحقین، وقتی خدمات، مشکلات کا مستقل حل ضروری ہے، رفاہی خدمات، خدمت کے لیے انفرادی واجتماعی جدوجہد، موجودہ دور میں خدمت کے تقاضے اور ان پر عمل کی شکلیں، خدمت کے ساتھ اخلاص ضروری ہے، فاضل مصنف کے جاندار قلم نے ان تمام گوشوں کو نکھارا اور اجاگر کیا ہے۔

مقالہ جات کا جائزہ

1- عنوانِ مقالہ: قدرتی آفات اور ہماری ذمہ داریاں سیرتِ طیبہ کی روشنی میں، **محقق:** محمد فہد حارث، **مجلہ / ماہنامہ:** بینات جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، **اشاعت:** شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ - مارچ 2023ء۔

مقالہ ہذا براہ راست موضوع سے متعلق ہے اس میں مقالہ نگار نے قدرتی آفات کے باعث ہونے والے مسائل اور مشکلات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی ذمہ داریاں جو سیرتِ طیبہ کی روشنی میں بنتی ہیں ان کو جامع اور

خوبصورت پیرائے میں قلم بند کیا ہے۔ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ناگہانی آفات کے موقع پر متاثرین کی خدمت کو اسلام دیگر کاموں پر ترجیح دیتا ہے ۔

2-عنوانِ مقالہ: سیلاب کی تباہ کاریاں اور ہماری دینی و قومی ذمہ داری ، **محقق:** ابو عمار زاہد الراشدی ، **مجلہ /ماہنامہ:** ماہنامہ الشریعہ انڈیا، **اشاعت:** 01 ستمبر، 2010ء۔

اس کلام کے مطابق ناگہانی آفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ان قدرتی آفات کو روکنا کسی کے بس میں نہیں ہوتا البتہ اس کے نقصانات کو کم سے کم کرنے کے لیے تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔ سیلاب زدہ بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کرنا ہمارا دینی اور قومی فریضہ ہے۔ ان کی بحالی اور دوبارہ آباد کاری کے منصوبوں میں تعاون کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

3-عنوانِ مقالہ: خدمت خلق، اسلامی تعلیمات کا درخشندہ باب ، **محقق:** شمیم اکرم رحمانی ، **مجلہ /ماہنامہ:** ملت ٹائمز امارت شرعیہ ، پٹنہ ، **اشاعت:** 23 نومبر 2020ء۔

اس مقالے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اصطلاح شرع میں رضائے الٰہی کے حصول کے لیے جائز امور میں اللہ کی مخلوق کا تعاون کرنا خدمت خلق کہلاتا ہے۔ آیات و روایات کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ خدمت خلق نہ صرف صالح سماج کی تشکیل کا اہم ترین ذریعہ ہے بلکہ محبت الٰہی کا تقاضہ، ایمان کی روح اور دنیا و آخرت کی سرخ روئی کا وسیلہ بھی ہے۔ عام طور پر لوگ محض مالی امداد کو ہی خدمت خلق سمجھتے ہیں حالانکہ مالی امداد کے علاوہ کسی کی کفالت کرنا، علم و ہنر سکھانا، مفید مشورے دینا، بھٹکے ہوئے مسافر کو صحیح راہ دکھانا، علمی سرپرستی کرنا، تعلیمی و رفاہی ادارے قائم کرنا، کسی کے دکھ درد میں شریک ہونا اور ان جیسے سیکڑوں دوسرے امور بھی خدمت خلق کی مختلف راہیں ہیں جن پر اپنی صلاحیتوں کے مطابق ہر انسان عمل کر سکتا ہے۔ خدمت خلق کے لیے کسی لیڈر یا تحریک کے بجائے محض ایک مقدس جذبے کی ضرورت ہوتی ہے اور مقدس جذبہ ہی وہ شے ہے جو اللہ کے نزدیک کسی بھی انسان کو بیش قیمت بنا دیتا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر ایک اصول سے امت کو روشناس کراتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ ”دین خیر خواہی کا نام ہے“ ظاہر ہے خیر خواہی بھی ایک مقدس جذبے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ جذبہ خیر خواہی جب درجہ کمال کو پہنچتا ہے تو اس کا اظہار مختلف اعمال کی شکل میں ہونے لگتا ہے، جسے لوگوں کی نگاہیں دیکھتی ہیں اور زبانیں دعاؤں سے نوازنا شروع کر دیتی ہیں، نتیجتاً انسان بسا اوقات اس درجے پر فائز ہو جاتا ہے جہاں دوسرے لوگ برسوں کی عبادت و ریاضت کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتے ہیں۔

4-عنوانِ مقالہ: خدمت خلق، فلاح و نجات کا وسیلہ اسلامی نقطہ نگاہ سے ایک تجزیاتی مطالعہ ، **محقق:** محمد اکرم حریری اور

شازیہ رشید عباسی، **مجلہ /ماہنامہ:** تحقیقی مجلہ نور معرفت، **شمارہ:**2، **جلد:**11، **اشاعت:** اپریل تا جون 2020ء۔
مقالہ ہذٰا ایک سہ ماہی تحقیقی مجلے نور معرفت سے حاصل کیا گیا جس میں محققین نے خدمت خلق کو فلاح و نجات کا وسیلہ قرار دیا ہے اور اس کو اسلامی نقطہ نگاہ سے ایک تجزیاتی مطالعہ کے طور پر قارئین کے لیے پیش کیا ہے۔ ناگہانی آفات کا مقابلہ انسانی ہمدردی، آپس کے تعاون اور ربط کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انسانی جانوں کے ضیاع کا کوئی نعم البدل نہیں البتہ غمزدہ خاندانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی و ہمدردی انسانی وسیلہ ہے اور اس عمل سے قرب خدا حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ناگہانی آفات وحادثات سے کیا مراد ہے؟

ارض پاک سلطنت خداداد کچھ دہائیوں سے مسلسل آفات وحادثات کی کسی نا کسی طرح شکار رہی ہے۔ ناگہانی آفت سے مراد انسان کی حیات میں مصائب و تکالیف کا در آنا جیسے دردناک حادثات، کاروباری نقصانات، اپنے پیاروں کی بیماری اور موت۔ اسی طرح معاشرتی سطح پر، وبائیں، فسادات، لڑائیاں، طوفان، زلزلے، سیلاب اور دوسری بہت سی بلائیں جو ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ ناگہانی آفات وحادثات مختلف طرح کی ہوتی ہیں۔ ان کو آسانی سے سمجھنے کے لیے مختلف درجوں اور حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

قدرتی ذرائع

1-قدرتی آفات میں زلزلے، سمندری طوفان، طوفانی بارشیں وغیرہ شامل ہیں۔

2-ماحولیاتی آفات جیسے جنگل کی آگ، قحط وخشک سالی، اور اچانک سیلاب وغیرہ۔

انسانی ذرائع

1- تکنیکی آفات جیسے تیل کا اخراج، جوہری پگھلاؤ، اور گیس کے دھماکے وغیرہ۔

2- صنعتی حادثات جیسے کیمیکل پھیلنا، فیکٹری میں دھماکے، اور کان کا گرنا وغیرہ۔

3-بنیادی ڈھانچے کی خرابیاں، عمارت کا گرنا، پل گرنا اور مخدوش سڑکوں کے باعث حادثات۔

4- نقل وحمل کے حادثات جیسے آئے روز سڑک پر گاڑیوں کے تصادم وحادثات، ہوائی جہاز کے حادثے، ٹرین کا ٹکرانا، اور جہاز ڈوبنا۔

5-صحت کے بحران جیسے وبائی امراض طاعون، کرونا، ڈینگی وغیرہ۔

6-شہری بدامنی کے باعث حادثات جیسے فسادات، بغاوتیں، بم دھماکے، ہائی جیکنگ اور بڑے پیمانے پر فائرنگ جیسے دہشت گرد حملے۔

7-حادثاتی آگ، انسانی غلطی یا آلات کی خرابی کی وجہ سے ہونے والے دھماکے، بجلی کی بندش یعنی شارٹ سرکٹ وغیرہ۔

یہ وہ تمام ناگہانی آفات وحادثات ہیں جن کا ہمیں آئے دن سامنا رہتا ہے۔ اس میں بلا تفریق مصیبت میں مبتلا انسانوں کی فوری مدد ان کی زندگیوں کی بحالی کے اقدامات بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داری اور لازمی فریضہ ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں خدمت خلق خدا کی تاکید

ناگہانی آفات وحادثات کی صورت میں متاثرین کی بحالی ایک پیچیدہ عمل ہے جس کے لیے کثیر الجہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ اسلامی تعلیمات میں نیکی و بھلائی کی ترغیب دی گئی اور اس کا بڑا اجر بھی بیان کیا گیا۔اسلامی تعلیمات احتیاطی تدابیر اختیار کرنے اور نقصان کو روکنے کے لیے متحرک رہنے کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ناگہانی آفات اور حادثات کسی بھی وقت رونما ہوسکتے ہیں اور انسانی زندگی پر تباہ کن اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔ایسے حالات میں انسانی زندگی کی بحالی کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کرنا ضروری ہے۔اسلامی تعلیمات میں خدمت خلق خدا کی پُرزور تاکید کی گئی ہے جس کو جاننے کے لیے ہم قرآن وسنت سے راہ نمائی لیں گے۔

آیات کی روشنی میں

قرآن کریم میں زندگی بچانے اور انسانی وقار کے تحفظ کی اہمیت کے بارے میں بے شمار تعلیمات اور مثالیں موجود ہیں۔مثلاً سب سے خوبصورت اور بھرپور آیت سورہ مائدہ کی ہے کہ:

" وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۚ"(1)

"جس نے کسی ایک انسان کی جان بچائی تو گویا اس نے تمام انسانوں کی جان بچائی۔"

کس قدر مکمل اور واضح آیت ہے کہ ایک انسان کی جان بچا کر پوری انسانیت جتنا ثواب کتنی بہترین دعوت ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے جان بچانے کی اہمیت پر زور دیا اور اس آیت کے تناظر میں سکھایا کہ ایک جان بچانا پوری انسانیت کو بچانے کے مترادف ہے یعنی جان بچانا ایک نیک عمل اور انسانی جان کی حفاظت ایک مقدس فریضہ سمجھا جاتا ہے۔ بہترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو دوسروں سے زیادہ نفع پہنچائیں اور بدترین لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی بھلائی دوسروں تک نہیں پہنچ پاتی۔خدمت انسانیت ایک عبادت ہے۔مزید ایک اور آیت ہے:

"مَنْ ذَا الَّذِی یُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً فَیُضَاعِفَهُ لَهُ اَضْعَافاً كَثِیْرَةً وَاللهُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ"(2)

"کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دے: تاکہ اللہ تعالیٰ اُسے کئی گنا بڑھا کر واپس کرے، مال کا گھٹانا

اور بڑھانا سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔"

اس آیت میں تدبر و تفکر سے ادراک ہوتا ہے کہ رب العالمین اپنے بندوں سے قرض مانگ رہا ہے۔ یہاں نقطہ تفکر تو یہی بنتا ہے جو کُل کائنات کا مالک و خالق ہے اسے کیا ضرورت ہے اپنی ہی مخلوق سے قرض مانگنے کی؟ لیکن در حقیقت وہ قرض بھی مخلوق کی بھلائی کے لیے مانگ رہا ہے کہ اسے کئی گناہ بڑھا دے اور قرض کی نوعیت یہ ہے کہ خدمت انسانیت یعنی مشکل پریشانی میں مبتلا مخلوق خدا کی مدد رب کائنات پر قرض ہے۔

پھر پرودگار عالم نے سورہ طلاق میں فرمایا ہے کہ:

"لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا"(3)

"صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔"

قرض حسنہ یا صدقات کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ہم بڑی رقم ہی خرچ کریں یا اسی وقت لوگوں کی مدد کریں جب ہمارے پاس دنیاوی وسائل لامحدود ہوں بلکہ تنگ دستی کے ایام میں بھی حسب استطاعت لوگوں کی مدد کرنے میں ہمیں کوشاں رہنا چاہیے جو لازم نہیں کہ مال و اسباب کی شکل میں ہو بلکہ معمولی سی نیکی، خدمت خلق یا کسی مصیبت میں گرفتار کی دل جوئی بھی اس خرچ میں شمار ہوتے ہیں۔ خداوند عالم کا تکراراًو تاکیداًارشاد ہے کہ:

"وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ"(4)

"اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت میں سب آسمان اور زمین آجاتے ہیں، جو پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو محض خوشحالی میں ہی نہیں بلکہ تنگ دستی کے موقع پر بھی خرچ کرتے ہیں۔"

خداوند عالم اپنی اس آیت میں اپنے ان پیارے لوگوں کی مثال دے رہا ہے جو اپنا مال رب کی رضامندی کی طلب میں دل کی خوشی سے خرچ کرتے ہیں بنا کسی لالچ و طمع کے تنگ دستی اور حاجت کے وقت میں بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ حالیہ سیلابوں میں اس کی زندہ مثالیں بھی نظروں سے گزریں کہ باوجود اس کے کہ لوگ خود پریشانی میں تھے پھر بھی دوسرے انسان کی زندگی بچانے اور ان کی مدد کرنے میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔

"مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ

مِّائَةُ حَبَّةٍ"(5)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال (اس) دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں (اور پھر) ہر بالی میں سو دانے ہوں (یعنی سات سو گنا اجر پاتے ہیں)۔"

اللہ رب العزت اپنے بندے کا ادھار نہیں رکھتا جس قدر خلوص کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کریں گے، اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اجر وثواب زیادہ ہو گا۔ ایک روپیہ بھی اگر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی محتاج کو دیا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب دے گا اور اس کے اجر وثواب کا تو کوئی تقابل ہی نہیں۔

"وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ وَتَثْبِيْتاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ"(6)

"ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں، اس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو، اور زوردار بارش اس پر برسے اور وہ اپنا پھل دگنا لاوے اور اگر اس پر بارش نہ بھی برسے تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔"

اس آیت کے دقیق مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں صحیح معنوں میں خدمت خلق اور راہ خدا میں خرچ کرنے والوں کے قلوب کو ایسے سرسبز وشاد آباد باغ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو سطح مرتفع پر ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی گندگی سے پاک ہے اور لازم نہیں کے اس پر پانی کی وافر مقدار برسے اس کے لیے رحمت کے چند چھینٹے بھی کافی ہیں کیوں کہ وہ نگاہ خدا میں مقربین میں ہے۔

" الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً"(7)

"جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپ کر اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور نہ انہیں خوف ہے اور نہ غمگینی۔"

اس کے باوجود کہ انفاق فی سبیل اللہ میں شریعت اسلامیہ نے چھپ کر دینے کی خصوصی تعلیمات دی ہیں لیکن بعض مواقع پر اعلانیہ خرچ کرنے میں بھی مصلحت ہوتی ہے۔ جس کی مثال ناگہانی آفات و حادثات ہیں جن میں لازماً اعلانیہ اور بڑھ چڑھ کر شرکت کرنی پڑتی ہے اور ایسے ہی کرنا چاہیے تاکہ باقی افراد کو بھی اس کار خیر کی ترغیب ملے۔

احادیث کی روشنی میں

جیسا کہ آیات سے استفادہ کرتے ہوئے یہ واضح ہو گیا کہ مصیبت میں مبتلا بھائی کی مدد کی تاکید کس قدر کی

گئی اور کتنا اجر وثواب بیان کیا گیا ہے اسی طرح احادیث سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔ احادیث میں مومن کی ضرورت پوری کرنے کے ثواب کی فضیلت ہزار حجوں سے بھی زیادہ بیان کی گئی ہے جن کے اعمال قبول ہو چکے ہوں۔

"جب کوئی مسلمان اپنے ستم رسیدہ بھائی کی مدد کرے تو اس کے لیے ایسا کرنا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور مسجد الحرام میں اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔"(8)

رب کائنات اور سرور کائنات ﷺ نے خدمت خلق کا ثواب اتنا گراں بہا اور بلند قرار دیا ہے کہ دوسرے اعمال سے حاصل کردہ ثواب میں اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ مزید فرمان نبوی ﷺ کے مطابق یہ لازم امور میں سے ایک ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر روز صدقہ دے (اور احسان کرے)۔

سائل نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ انسان اتنی قدرت کا مالک کیسے ہو سکتا ہے کہ ہر روز یہ کام انجام دے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم مسلمانوں کے راستے سے رکاوٹیں دور کر دو تو یہ بھی صدقہ ہے۔"(9)

اگر اس حدیث کا دقیق تجزیہ کریں تو یہ واضح اشارہ ہے مصیبت میں مبتلا افراد کی مالی مدد نہ بھی کر سکو تو ان کی ہاتھ سے مدد ضرور کرو کیوں کہ اللہ پاک اس کو احسان میں شمار فرما رہا ہے۔

جب رسالت مآب ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: خداوند عالم کے محبوب ترین لوگ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ لوگ ہیں جو معاشرے کے لیے سب سے زیادہ مفید ہیں۔"(10)

انسان کی دن رات کوشش ہوتی ہے لوگوں کا پسندیدہ اور محبوب بنے ان کے درمیان اچھی شہرت اور ناموری حاصل کرے چاہے اس کے لیے کتنا ہی مال و اسباب خرچ کرنا پڑے مگر یہاں تو فقط ایک خلق خدا کی خدمت کائنات کے خالق اور سرور کائنات ﷺ کا محبوب و مقرب بنا دیتی ہے۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا کہ:

"جس شخص نے کسی مسلمان کی کوئی بھی دنیاوی پریشانی دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانیوں کو دور فرمائے گا۔ جس نے کسی پریشان حال آدمی کے لیے آسانی کا سامان فراہم کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں سہولت کا فیصلہ فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہے۔"(11)

قرآن میں سب سے زیادہ جس دن کی ہولناکی کا ذکر ہے وہ قیامت ہے اس روز کوئی کسی کا نہیں ہو گا اور رب العالمین اس روز کی امان دے رہا ہے خلقِ خدا کی خدمت کرنے والے کو۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی انسان

اپنے مشکل وقت کے لیے بینک میں سرمایہ جمع کرے۔ آج کی ایک نیکی کل کا اجر۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"جو شخص اپنے ضرورت مند بھائی کی ضروریات پوری کرتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اپنی ساری زندگی عبادت میں گزاری ہو۔"(12)

یعنی خلق خدا کی خدمت کرنے والا رب کا پیارا اور ایک عابد، زاہد و متقی سے بھی آگے ہے۔ آپ ﷺ کا ایک اور خوبصورت فرمان ہے کہ:

"جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرے گا اور اس کو نفع پہنچائے گا اسے اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے مجاہدین جیسا اجر دیا جائے گا۔"(13)

اللہ پاک نے مجاہدین کا اجر بہت بلند رکھا ہے اور اس بلند اجر کو بنا تلوار چلائے، بنا میدان جنگ میں زخمی ہوئے خدمت خلق کرنے پر عطاء فرمارہاہے۔ آپ ﷺ کا تنبیہ فرمائی کہ:

"جس شخص سے اس کا مومن بھائی کسی پریشانی میں کوئی حاجت طلب کرے اور وہ خود یا کسی دوسرے سے اس کی پریشانی کو دور کرانے کی قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کی پریشانی دور نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے اور جب تک تمام لوگوں کا حساب ختم نہیں ہو جائے گا اسے اسی حالت میں رکھے گا۔"(14)

اس حدیث سے اندازہ ہوتا ہے جس قدر اجر عظیم ہے، قربتِ خدا اور رسول ﷺ ہے اسی قدر عذاب بھی ہے۔ ان آیات و احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات نے انسانوں کی مدد و معاونت، ان کی ضروریات کی بجا آوری کی کوشش، مشکل پریشانی میں مبتلا افراد کی زندگی کی بحالی کے اقدامات یعنی اجتماعی خدمات کے سلسلے میں قدم اٹھانے کو خداوند عالم اور اس کے حبیب ﷺ کی نگاہ میں کس قدر اہمیت کا حامل بنادیاہے۔ محبوب ترین اور اہم ترین عبادات کی صف میں قرار دیاہے۔ لوگوں کی ضروریات کو اس وقت پورا کرناواجب ہے جب ان کو ضرورت ہو، مستحب یا فقط باعث ثواب نہیں کیوں کہ یہ ایک مالی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ واجب عمل کے قریب ہے، سنت موکدہ ہے خداوند عالم نے اس عظیم کام کی انجام دہی کے لیے ہر مسلمان کو ذمے دار ٹھہرایاہے اور اس سلسلے میں کسی بھی غفلت اور کوتاہی کو جائز قرار نہیں دیا۔

انسانی زندگی کی بحالی کے اقدامات

گزشتہ حصہ میں قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیاہے کہ اسلام میں انسان کی جان بچانا، مشکل میں مبتلا انسان

کی مدد ایک عظیم عبادت سمجھی جاتی ہے اور اسے لازمی سمجھا جاتا ہے بد قسمتی سے گزشتہ چند دہائیوں سے کرہ ارض کو مختلف ناگہانی آفات و حادثات کا شدت سے سامنا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ناگہانی آفات اور حادثات کی صورت میں انسانی زندگی کی بحالی کے لیے کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ ان اقدامات سے بحالی کے عمل میں کیا مدد مل سکتی ہے ان سے شناسائی حاصل کرنا بہت ضروری ہے کیوں کہ بعض صورتوں میں حالت شدید ہو سکتی ہے اور طبی امداد حاصل کرنے میں تاخیر کے نتیجے میں سنگین پیچیدگیاں یا اموات بھی ہو سکتی ہے۔ ہر آفت منفرد ہوتی ہے اور اس کے لیے مختلف اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے جن کی مدد سے ایسے آفت زدہ افراد تک وسائل اور مدد پہنچائی جاسکتی ہے جن کو بحالی اور از سرِ نو تعمیر کے لیے وسائل کی اشد ضرورت ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ:

"جو کسی مسلمان کی مدد کرے اور پانی یا تباہ کن آگ کا رخ اس کی جانب سے پھیر دے اللہ رب العزت اس پر جنت واجب کر دیتا ہے۔"(15)

ابتدائی طبی امداد:

اکثر مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ کسی ناگہانی آفت یا حادثے کی صورت میں افراتفری مچ جانے کے باعث حادثے کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے اس لیے سب سے اہم امر تو یہ ہے کہ بغیر گھبرائے اپنے عصاب پر قابو رکھتے ہوئے باہوش و حواس ناگہانی آفت یا حادثے میں گھرے شخص کو فوری ابتدائی طبی امداد فراہم کی جائے۔ ہنگامی طبی خدمات حاصل کرنے کے لیے متعلقہ اداروں اور حکام کو مطلع کرنا بہت ضروری ہے کیوں کہ اسی طرح متاثرہ افراد کو جلد از جلد طبی علاج اور سہولیات تک رسائی میں مدد مل سکتی ہے۔ کچھ ایسے آفات و حوادث ہوتے ہیں جن کی جانب بروقت توجہ نا دی جائے تو نقصان کے بڑھنے کا خدشہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ خداوند عالم نے نیکی میں سبقت لے جانے کا حکم بھی فرمایا ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق اللہ پاک نے کچھ مصیبت میں مبتلا افراد کی مدد و فلاح اپنے پیارے بندوں کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ لہٰذا جو کوئی اس بندے کے ماتحت ہو اس کے لیے ایسے اقدام کرے کہ جو کچھ خود کھائے اپنے مصیبت زدہ بھائی کو بھی کھلائے اور جو کچھ وہ پہنتا ہے اس سے اپنے بھائی کو بھی ڈھانپے اور جو کچھ بھی وہ کر سکتا اپنے مصیبت زدہ بھائی کی مدد کے لیے انجام دے اور اس میں تاخیر نا کرے ان کے رب کی طرف سے اس کے بدلہ میں گناہوں کی معافی ہے اور ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ سرور کائنات ﷺ بذات خود آفت و مصیبت زدہ لوگوں کی مدد میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

"جو شخص اپنا دن اور رات گزار دے اور اسے مسلمانوں کے معاملات و مشکلات کا خیال نہ ہو (یعنی اجتماعی فلاحی کام کی گرہ نہ کھولے) وہ مسلمان نہیں ہے۔(16)

ہنگامی پناہ گاہ اور بنیادی ضروریات کی فراہمی:

کسی آفت کے فوراً بعد ناگہانی آفات اور حادثات کے متاثرین کو خوراک، پناہ گاہ اور طبی امداد فراہم کرنا انتہائی اہم ہوتا ہے۔ ان کو محفوظ مقام پر منتقل کیا جائے ان کی غذائی ضروریات، رہائش، صحت و تندرستی کو مقدم رکھا جائے مگر یہ سب بروقت ہو اور جلد از جلد ان کی رہائش گاہوں کو بحال کر کے انہیں واپس منتقل کیا جائے اور ان کو روزگار زندگی کی جانب پلٹایا جائے۔ ایسا نا ہو کہ وہ مفت کے کیمپ میں بیٹھ کر کھانے کے عادی ہو جائیں اس صورت میں کئی نقصانات ہیں جن میں سے ایک معیشت پر متاثرین کا بوجھ، دوم گداگری کا فروغ، سوم احساس ذمہ داری کا ختم ہو جانا وغیرہ شامل ہیں۔

کسی بھی آفت وحادثے میں مبتلا انسانی زندگی کی بحالی کے لیے اقدامات اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ اسلام میں انسانی جان بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے کیونکہ اسے اللہ کی امانت سمجھا جاتا ہے اور مومنین کی نشانیوں میں سے ہے وہ رب کی رضا کے لیے ضرورت مندوں کو کھلاتے بھی ہیں اور اس کا شکر بھی کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں خداوند عالم نے سورہ انسان (دھر) میں ارشاد فرمایا کہ:

"إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا۔"(17)

"(اور کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے کوئی جزا چاہتے ہیں اور نہ شکرگزاری۔"

طبی خدمات:

ناگہانی آفات اور حادثات کے متاثرین کو طبی امداد فراہم کرنے کے لیے مربوط حکمت عملی اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں کچھ اقدامات ہیں جو طبی امداد فراہم کرنے کے لیے اٹھائے جاسکتے ہیں:

ایک طبی جماعت قائم کریں: ایک طبی جماعت قائم کی جانی چاہیے جس میں تربیت یافتہ طبی عملہ جیسے ڈاکٹر، نرسیں اور جراحی و طبی امداد کے ماہرین شامل ہوں۔ انہیں ضروری طبی سامان، جیسے ابتدائی طبی امداد کا سامان، آکسیجن ٹینک، اور ایمبولینس سے لیس ہونا چاہیے۔

صورتحال کا اندازہ کریں: طبی ٹیم کو زخمیوں کی حد اور متاثرین کی تعداد کا تعین کرنے کے لیے صورت حال کا جائزہ لینا چاہیے جنہیں طبی امداد کی ضرورت ہے۔ یہ معلومات انتہائی نازک معاملات کے علاج کو ترجیح دینے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

ابتدائی طبی امداد فراہم کریں: جن متاثرین کو معمولی چوٹیں آئی ہیں انہیں ابتدائی طبی امداد ملنی چاہیے، جیسے

زخموں کی مرہم پٹی، درد سے نجات کا انتظام، اور ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو مستحکم کرنا۔

مریضوں کو منتقل کریں: متاثرین اکثر جسمانی چوٹوں کا شکار ہوتے ہیں اور انہیں طبی دیکھ بھال اور علاج کی بھرپور ضرورت ہوتی ہے۔ جن مریضوں کو زیادہ شدید چوٹیں آئی ہیں انہیں مزید علاج کے لیے قریبی طبی سہولیات میں منتقل کیا جانا چاہیے۔ یہ جتنی جلدی ممکن ہو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا جانا چاہیے کہ مریضوں کو ضروری دیکھ بھال کی سہولت حاصل ہو۔

طبی سہولیات کے ساتھ ہم آہنگی: طبی ٹیم کو قریبی طبی سہولیات سے ہم آہنگ ہونا چاہیے تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ مریضوں کو وصول کرنے اور ان کے علاج کے لیے تیار ہیں۔ انہیں یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ ان کے پاس مریضوں کی آمد کو سنبھالنے کے لیے کافی وسائل، جیسے طبی سامان اور اہلکار موجود ہوں۔

صورتحال کی نگرانی کریں: طبی رسپانس ٹیم کو صورتحال کی نگرانی جاری رکھنی چاہیے اور ضرورت کے مطابق اضافی طبی امداد فراہم کرنی چاہیے۔ انہیں ان مریضوں اور ان کی حالتوں کا بھی پتہ لگانا چاہئے جن کا علاج کیا گیا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ انہیں ضروری مزید دیکھ بھال حاصل ہو۔

خلاصہ یہ کہ ناگہانی آفات اور حادثات کے متاثرین کو طبی امداد فراہم کرنے کے لیے طبی رسپانس ٹیم، طبی سہولیات اور دیگر حکومتی ذرائع کی جانب سے اچھی طرح سے مربوط حکمت عملی اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مقصد ان لوگوں کو فوری اور مؤثر طبی دیکھ بھال فراہم کرنا ہے جنہیں اس کی ضرورت ہے، اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ انہیں چوٹوں سے صحت یاب ہونے میں مدد کے لیے ضروری دیکھ بھال میسر ہے۔

خون کی منتقلی: متاثرہ افراد کو خون کی منتقلی کی بھی شدید ضرورت ہوتی ہے انسانی زندگی بچانے کے لیے خون کا عطیہ کرنے کا بہت ثواب ہے اور خون کا عطیہ دینا ایک عبادت سمجھا جاتا ہے اور زندگی بچانے اور اس کی بحالی کے لیے اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اسلام اس کے ساتھ ساتھ علم طب بھی اس کی حمایت کرتا ہے کہ کم از کم تین سے چھ ماہ کے دوران خون کا عطیہ صحت کی ضمانت ہے۔

دور پیغمبر ﷺ میں تو آپ ﷺ نے صحابیات رضی اللہ عنہما کو اس ذمہ داری پر مقرر کیا تھا جو حالت جنگ میں زخمیوں کی مصیبت کو کم کیا کرتی تھیں ان کی مرہم پٹی اور دیکھ بھال فرماتی تھیں۔ بیمار کی خدمت کے حوالے سے آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"جو شخص ایک بیمار کی ضروریات انجام دینے کی کوشش کرے وہ اپنے گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے، خواہ وہ اس میں کامیاب ہو یا نہ ہو۔"(18)

گھروں اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو:

ایک روایت کے مطابق:

"اگر کسی شخص کے پاس ایک مکان ہو اور اس کے کسی مومن بھائی کو رہائش کے لیے اس کی ضرورت پڑ جائے اور وہ اسے نہ دے تو خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: اے میرے فرشتوں! یہ میرا بندہ ہے جو اپنے مکان کی رہائش میرے ایک اور بندے کے سپرد کرنے میں بخل برتتا ہے۔ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں اسے بہشت میں جائے رہائش نا دوں گا۔"(19)

اس روایت کو مد نظر رکھتے ہوئے تباہ شدہ مکانات اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو لوگوں کے لیے معمول کی زندگی میں واپس آنے کے لیے ضروری ہے۔ اس میں گھروں، سکولوں، ہسپتالوں اور عوامی عمارتوں کی مرمت یا تعمیر نو شامل ہے جس کے مضبوط اور زیادہ لچکدار بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کرنا شامل ہے۔ کیوں کہ کمزور، قدیم اور کچی عمارتیں کسی بھی ناگہانی صورت حال کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور تباہی میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ یہ سب امور آفت زدہ افراد کی زندگی میں بحالی کے لیے نہایت اہم ہیں۔ مزید نکات درج ذیل ہیں۔

آبی نظام: نکاسی آب کے بہترین نظام بنانا اور سیلاب و بارش سے بچاؤ کے لیے ڈیم بنانا تاکہ پانی سیلاب بننے کے بجائے قابل استعمال ہو جائے اور پانی کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔

نقصان کا اندازہ لگائیں: تعمیر نو کے عمل کا پہلا مرحلہ نقصان کا اندازہ لگانا اور اس بات کا تعین کرنا ہے کہ کن چیزوں کی مرمت یا دوبارہ تعمیر کی ضرورت ہے۔ یہ اندازہ تربیت یافتہ انجینئرز اور عمارت کے ماہرین کو ہی کرنا چاہیے جو نقصان کی حد اور تعمیر نو کے لیے درکار وسائل کا تعین کر سکیں۔

تعمیر نو کا منصوبہ تیار کریں: نقصان کی تشخیص کی بنیاد پر تعمیر نو کا منصوبہ تیار کیا جانا چاہیے۔ اس منصوبے میں تعمیر نو کے لیے وقت، درکار وسائل اور منصوبے کے لیے بجٹ شامل ہونا چاہیے۔

محفوظ فنڈنگ: فنڈنگ تعمیر نو کے عمل کا ایک اہم پہلو ہے۔ حکومتیں، بین الاقوامی تنظیمیں، اور نجی ادارے تعمیر نو کی کوششوں میں مدد کے لیے فنڈز فراہم کر سکتے ہیں۔

ٹھیکیداروں اور کارکنوں کی خدمات حاصل کریں: ایک بار فنڈنگ حاصل کرنے کے بعد، ٹھیکیداروں اور کارکنوں کو تعمیر نو کے لیے رکھا جانا چاہیے۔ ان کے پاس ضروری مہارت اور تجربہ ہونا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ تعمیر نو صحیح اور محفوظ طریقے سے کی گئی ہے۔

تعمیر نو کا آغاز کریں: تعمیر نو کا عمل ضروری سہولیات کی مرمت یا تعمیر نو کے ساتھ شروع ہونا چاہیے، جیسے کہ

ہسپتال اور اسکول، اس کے بعد گھروں اور دیگر عمارتوں کی مرمت یا تعمیر نو شروع کرنی چاہیے۔

حفاظت اور معیار کو یقینی بنائیں: تعمیر نو کے عمل کے دوران حفاظت اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ کارکنوں کو حفاظتی طریقہ کار اور رہنما خطوط پر عمل کرنے کی تربیت دی جانی چاہیے اور تعمیراتی مواد اعلیٰ معیار کا ہونا چاہیے تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ نئے ڈھانچے محفوظ اور پائیدار ہوں۔

پیش رفت کی نگرانی کریں: تعمیر نو کے عمل کی نگرانی کی جانی چاہیے تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ یہ شیڈول کے مطابق اور بجٹ کے مطابق ہے۔ تعمیر نو کے منصوبے پر کڑی نگرانی کی جانی چاہیے اور اگر ضروری ہو تو اس پر نظر ثانی کی جانی چاہیے تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ حتمی نتیجہ کمیونٹی کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

آخر میں، تباہ شدہ مکانات اور مختلف عمارات کی تعمیر نو ایک پیچیدہ اور چیلنجنگ عمل ہے جس کے لیے اچھی طرح سے مربوط حکمت عملی اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اس کا مقصد افراد کو ناگہانی آفات اور حادثات کے اثرات سے محفوظ بنانا اور انہیں جلد از جلد معمول کی زندگی میں واپس لانا ہے۔

روزگار:

رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

"ہر مسلمان جو مسلمانوں کے ایک گروہ کی خدمت کرے، اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں ایک غلام عطا فرمائے گا۔

مومن کی خدمت کرنا اپنے مومن بھائی کے لیے یہ ایک ایسا مقام ہے جو اس (بھائی کی خدمت) کے سوا حاصل نہیں ہوتا یہ ایک بہت بڑی فضیلت اور ثواب ہے۔"(20)

اس فضیلت و ثواب کے حصول کے لیے ناگہانی آفات میں مبتلا لوگوں کی مدد لازمی امر ہے کیوں کہ سیلاب، زلزلہ، طوفان اور بارشیں لوگوں کی روزی روٹی میں خلل ڈال دیتے ہیں جس سے ان کے لیے روزی کمانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر اگر وہ زراعت، ماہی گیری یا آمدنی پیدا کرنے والی دیگر زرعی سرگرمیوں میں مصروف ہوں۔ روزگار کی فراہمی کے باعث لوگوں کو روزی کمانے کے اپنے ذرائع دوبارہ حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ملازمت کی تربیت، ملازمت کی جگہ کا تعین کرنے کی خدمات اور چھوٹے کاروباروں کے لیے مدد فراہم کرنے سے لوگوں کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے اور مقامی معیشت کو سہارا دینے میں مدد مل سکتی ہے۔ قدرتی آفات اور حادثات کے متاثرین کے لیے روزگار کی فراہمی ان کی بحالی کا ایک اہم پہلو ہے۔ یہاں کچھ اقدامات ہیں جو روزگار فراہم کرنے کے لیے اٹھائے جاسکتے ہیں:

روزگار کی ضروریات کا اندازہ کریں: روزگار فراہم کرنے کا پہلا قدم متاثرہ گاؤں، شہر اور قصبے کی روزگار کی

ضروریات کا اندازہ لگانا ہے۔ یہ متاثرہ افراد کی مہارت اور قابلیت، ملازمت کے دستیاب مواقع اور علاقے میں معاشی حالات جیسے عوامل پر غور کرتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔

ملازمت پیدا کرنے کا منصوبہ تیار کریں: روزگار کی ضروریات کے تخمینے کی بنیاد پر، روزگار پیدا کرنے کا منصوبہ تیار کیا جانا چاہیے۔ اس منصوبے کو ملازمتوں کی ان اقسام کی نشاندہی کرنی چاہیے جو مطلوبہ وسائل اور منصوبے کے لیے مختص کیے گئے بجٹ کے اندر پیدا کی جا سکتی ہیں۔

محفوظ سرمایہ کاری: سرمایہ کاری ملازمتیں پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ حکومتیں، بین الاقوامی تنظیمیں، اور نجی ادارے نوکریاں پیدا کرنے کی کوششوں میں مدد کے لیے سرمایہ فراہم کر سکتے ہیں۔

کاروباری اداروں اور تنظیموں کے ساتھ شراکت: کاروبار اور تنظیمیں متاثرہ افراد کے لیے ملازمتیں پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ وہ متاثرہ افراد کو کام کا تجربہ اور مہارت حاصل کرنے میں مدد کرنے کے لیے ملازمت کی تربیت، انٹرن شپ اور روزگار کے مواقع فراہم کر سکتے ہیں۔

ملازمت کے تربیتی پروگراموں کو نافذ کریں: متاثرہ افراد کو نئی مہارتوں اور قابلیتوں یا جن نوکریوں یا صلاحیتوں کی مانگ ہے ان کو حاصل کرنے میں مدد دینے کے لیے نوکری کے تربیتی پروگرام شروع کیے جا سکتے ہیں۔ یہ پروگرام سرکاری ایجنسیاں، این جی اوز یا نجی تنظیمیں چلا سکتے ہیں۔

متاثرہ افراد کی خدمات حاصل کرنے کے لیے کاروباری اداروں کو ترغیب دیں: حکومتیں اور دیگر تنظیمیں متاثرہ افراد کی خدمات حاصل کرنے کے لیے کاروباری اداروں کو مراعات فراہم کر سکتی ہیں۔ جیسے ٹیکس کی چھوٹ وغیرہ۔

پیش رفت کی نگرانی کریں: ملازمت پیدا کرنے کی کوششوں کی نگرانی کی جانی چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ان کے مطلوبہ نتائج حاصل ہو رہے ہیں یا نہیں۔

قدرتی آفات اور حادثات کے متاثرین کو روزگار فراہم کرنے کے لیے ایک اچھی طرح سے مربوط حکمت عملی اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مقصد متاثرہ افراد کو اپنا روزگار دوبارہ حاصل کرنے اور جلد از جلد خود کفیل بننے میں مدد کرنا ہے۔ یہ ملازمت کی تربیت، ملازمت کی تخلیق، اور کاروباری اداروں اور تنظیموں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مالی معاونت:

جس قدر ضرورت ہو، متاثرہ افراد کی جانی، مالی بحالی کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں بہت سے متاثرین کو

اپنے گھروں کی تعمیر نو اور گمشدہ املاک کو نئے سرے سے بنانے یا تبدیل کرنے میں مدد کے لیے مالی امداد کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس میں سرکاری امداد، بیمہ کی ادائیگی اور خیراتی عطیات کے ذریعے بھرپور مدد کی جاسکتی ہے اور مزید بحالی کا عمل مقامی حکام، این جی اوز اور بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان مربوط کوششوں کے ذریعے بہترین طریقے سے انجام دیا جاسکتا ہے۔ مؤثر تعاون اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کر سکتا ہے کہ وسائل کا مؤثر استعمال کیا جائے اور آفت زدگان کی ضروریات کو مؤثر اور بروقت پورا کیا جائے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کو ہمیشہ نقصان سے بچنے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ مشکل میں مبتلا افراد کہ زندگی اپنی روز مرہ معمولات پر واپس پلٹے اور وہ معاشرے کا مثبت و مفید کردار بن کر ریاست کی ترقی میں معاون و مددگار ثابت ہو سکیں۔ خداوند عالم نے نیکی صرف عبادت کو نہیں ضرورت مندوں کی مدد کو بھی قرار دیا ہے مندرجہ ذیل آیت سے مزید واضح ہو جائے گا۔

" لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ "(21)

"نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے۔"

صفائی ستھرائی اور بحالی:

فوری طور پر ہنگامی حالت گزر جانے کے بعد یہ ضروری ہے کہ متاثرین کو ان کے گھروں اور قصبوں کو صاف کرنے میں مدد فراہم کی جائے اور بحالی کا عمل شروع کیا جائے۔ اس میں بھاری مشینری اور دیگر وسائل تک رسائی دینا شامل ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ خواہ سیلاب ہو، زلزلہ یا پھر طوفان، تباہی؛ ان سب کے بعد ملبے اور کچرے کا ڈھیر بن جاتا ہے اور یہ سالوں کے حساب سے اسی جگہ پڑے پڑے کچرے کے ایسے ڈھیر میں بدل جاتے ہیں جو بالکل ہی ناکارہ ہوتا ہے۔ اس جگہ کو بدصورت بنادیتا ہے اس لیے یہ بھی ایک اہم امر ہے کہ بحیثیت مسلمان جلد از جلد متاثرہ علاقوں میں مناسب صفائی کا بندوبست کیا جائے تاکہ اس ملبے کو کسی مناسب جگہ استعمال کیا جاسکے اور کچرے سے پیدا ہونے والی نت نئی بیماریوں سے بچ سکیں۔ یہ سب امور انسانی زندگی کی بحالی کی بہترین کڑیاں ہیں۔ ارشاد رسالت مآب ﷺ

ہے کہ:

"جو شخص مسلمانوں کے راستے سے اس چیز کو ہٹا دیتا ہے جو انہیں تکلیف دیتی ہے تو پروردگار عالم اسے قرآن پاک کی چار سو آیتیں پڑھنے کا ثواب دیتا ہے۔ ان آیتوں کے ہر حرف کا ثواب دس نیکیاں ہیں۔"(22)

رہائش اور نقل مکانی:

بعض صورتوں میں، سیلاب متاثرین کے لیے اپنے گھروں کو واپس جانا ممکن نہیں ہو سکتا کیوں کہ ان کے رہائشی مقامات تباہی کی زد میں ہوتے ہیں۔ کہیں سیلاب کا پانی بھرا ہوتا ہے تو کہیں ملبے کا ڈھیر ہوتا ہے۔ ان صورتوں میں عارضی یا مستقل رہائش فراہم کرنا اور نئے گھر میں منتقل ہونے کے عمل میں معاونت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بے آسراء اور بے سائبان نا ہو جائیں۔ فرمان رسول اللہ ﷺ ہے کہ:

"جو اپنے ضرورت مند بھائی کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، گویا اس نے نو ہزار سال تک روزہ رکھ کر اور عبادت کر کے خدا کی بندگی کی ہو۔"(23)

نفسیاتی مدد:

جو چیز ایک مصیبت زدہ اور سوگوار شخص کی اندرونی پریشانی کو کسی حد تک تسکین بخش سکتی ہے وہ اس کے ساتھ ہمدردی ہے۔ ناگہانی آفات وحادثات تکلیف دہ تجربات ہو سکتے ہیں اور بہت سے زندہ بچ جانے والوں کو اس کے نتیجے سے نمٹنے کے لیے نفسیاتی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ یہ بے بسی کی انتہا ہے کہ آپ کے سامنے آپ کے بچے اور اہل وعیال ڈوب رہے ہوں، پانی کی ایک تند و تیز موج آئے اور آپ کی زندگی بھر کی کمائی بہالے جائے، آپ بہت کچھ کرنا چاہیں یا زلزلے میں دب کے مر جائیں۔ کیوں کہ یہ تکلیف دہ واقعات ہوتے ہیں جو لوگوں کی ذہنی صحت پر دیرپا اثر ڈال سکتے ہیں۔ لوگوں کو نمٹنے اور صحت یاب ہونے میں مدد کرنے کے لیے اس میں مشاورت، تھراپی اور دیگر دماغی صحت کی خدمات فراہم کرنا اہمیت کا حامل ہے۔ کسی ایسے شخص کو تسلی دینا جس نے اپنے پیارے کو کھو دیا ہو، جس کا گھر بار لٹ گیا ہو مشکل ہو سکتا ہے، لیکن یہ ہمدردی اور مدد کا ایک اہم عمل ہے۔ اسلامی تعلیمات اس بارے میں رہنمائی کرتی ہیں کہ کس طرح سوگواروں کی مدد کی جائے اور ان کے غموں کا مداوا کیا جائے۔ ارشاد ختمی مرتبت ﷺ ہے کہ:

"جو شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو تسلی دے اس کی جزا کوئی چیز کم ہوئے بغیر مصیبت زدہ شخص کی مانند ہے۔ (اس بات کو ذہن نشین کیجئے کی سوگوار و مصیبت زدہ بہت زیادہ اجر کا مالک ہوتا ہے)۔"(24)

آگاہی تربیت مہم:

بہت سی مشکلات ایسی ہوتی ہیں جن کے سامنے ایک اکیلا انسان گھٹنے ٹیک دیتا ہے لیکن اگر اس کی کوشش کے ساتھ ایک یا چند دوسرے اشخاص کی کوششیں بھی شامل ہوں تو وہ ان مشکلات پر قابو پا سکتا ہے۔ اس لیے کسی بھی ناگہانی آفت یا حادثے سے بچنے کے لیے اور انسانی زندگی کی بحالی کے لیے کئی آگاہی مہمات چلائی جاسکتی ہیں جن میں درج ذیل نکات کو مد نظر رکھ کر نقصانات سے بچا جاسکتا ہے۔

آگ سے حفاظت: لوگوں کو دھوئیں کا پتہ لگانے والے آلات کا استعمال، آگ سے بچنے کے منصوبوں اور آگ سے حفاظت کے دیگر اقدامات کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔

تباہی کی قبل از وقت تیاری: لوگوں کی تربیت کریں کہ وہ آفات و تباہی میں استعمال ہونے والی اشیاء (ڈیزاسٹر سپلائی کٹس) بنائیں، انخلاء کے منصوبے تیار کریں اور ان کے علاقے میں موجود ہنگامی خدمات کے بارے میں جانیں۔

دوران سفر احتیاط: لوگوں کو سیٹ بیلٹ پہننے، ٹریفک قوانین پر عمل کرنے اور ڈرائیونگ کے دوران خلفشار سے بچنے کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کریں۔

پانی میں حفاظت: بچوں اور بڑوں کو تیراکی اور ڈوبنے کے خطرات کے ساتھ ساتھ پانی کے آس پاس محفوظ رہنے کا طریقہ سکھائیں۔

فوڈ سیفٹی: ہاتھ اور کھانے کو اچھی طرح دھونے، کھانے کو مناسب درجہ حرارت پر رکھنے اور کھانے سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچنے کے بارے میں آگاہی پھیلائیں۔

ابتدائی طبی امداد: لوگوں کو ابتدائی طبی امداد کی بنیادی مہارتیں سکھائیں، جیسے کہ CPR اور خون بہنا کیسے روکا جائے، تاکہ وہ ہنگامی صورت حال میں مدد کے لیے تیار ہو سکیں۔

قدرتی آفات: قدرتی آفات کے بارے میں معلومات فراہم کریں، جیسے کہ سمندری طوفان، زلزلے، اور بگولے، اور ان واقعات کے دوران لوگ کیسے تیار اور محفوظ رہ سکتے ہیں۔

یہ مہمات مختلف ذرائع سے چلائی جاسکتی ہیں، جیسے پوسٹرز، اشتہارات، کمیونٹی ایونٹس، اور تعلیمی پروگرام۔

خلاصہ کلام

ناگہانی آفات وحادثات کا سامنا کسی بھی انسان کو کسی بھی مقام پر ہو سکتا ہے اس لیے اس کی قبل از وقت تیاری لازمی ہے اور اس قسم کی مصیبت میں مبتلا انسان کی مدد ہر دوسرے انسان پر لازم و فرض ہے۔ اسلامی تعلیمات

کی روشنی میں ناگہانی آفات وحادثات کی صورت میں انسانی زندگی کی بحالی کے اقدامات اور منافع پہنچانے کی کئی اشکال ہیں جن کو قرآن و حدیث میں بار بار بیان کیا گیا ہے اور سنت میں اس کے عملی نمونے پیش کیے گئے ہیں جیسے کسی ناگہانی آفات و حادثات میں مصیبت کا شکار افراد کی فوری اور طبی مدد، ان کی محفوظ جگہ نقل مکانی، مجبور ولاچار کا پیسوں کے ذریعہ تعاون کرنا، ضرورت مندوں کو قرض فراہم کرنا، ان کے روزگار کا انتظام، فاقہ کش افراد کے لیے کھانے کا انتظام کرنا، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور کرنا، کسی ضرورت مند کی آواز کو ایسے شخص تک پہنچا دینا جو اس کی ضرورت پوری کر سکے، بیمار کی عیادت کرنا اور تسلی کے کلمات کہنا، خوشی اور غم کے مواقع پر ساتھ دینا۔ یہ اور اس طرح کے وہ تمام کام جس سے دوسروں کی بھلائی مقصود ہو، اللہ تعالیٰ کی نظر میں نہایت پسندیدہ ہیں۔ ایسے افراد جو دوسروں کے لیے کسی نہ کسی اعتبار سے نفع بخش ہوتے ہیں آخرت میں تو ان کو بدلہ ملے گا ہی، دنیا میں بھی ان کو جذبہ نفع رسانی اور خدمت خلق کا بہترین صلہ ملتا ہے۔ اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح کے حادثات مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رکھتا ہے، غیب سے ان کے آرام اور چین و سکون کا انتظام کرتا ہے اور اس کی برکت سے خود ان کا اپنا ذاتی کام پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ پوری قوم انہیں یاد رکھتی ہے۔ ان کے مرنے کے بعد لوگ انہیں اچھے لفظوں میں یاد کرتے ہیں۔ ان کی تعریف و توصیف کرتے ہیں، ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناگہانی آفات وحادثات کی صورت میں انسانی زندگی کی بحالی کے اقدامات جنت کی چابی اور رضائے الہیٰ اور قرب رسول ﷺ کا سبب ہے۔

نتائج

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناگہانی آفات وحادثات کی صورت میں انسانی زندگی کی بحالی کے اقدامات کے مطالعے کے نتائج درج ذیل ہیں۔

سب سے اہم خدا اور سول ﷺ کی خوشنودی کا حصول ہے۔

مذہبی ذمہ داری کو پورا کرنا: ہنگامی حالات سے نبرد آزما ہونے کے لیے علم اور مہارت حاصل کر کے انسانی زندگی کی بحالی میں مددگار و معاون بن کر اپنی مذہبی ذمہ داری کو ادا کر سکتے ہیں۔

دوسروں کی مدد کرنا: اسلامی تعلیمات دوسروں کی مدد کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ کسی آفت کی صورت میں افراد کو متاثرہ افراد کی مدد کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

نقصان کو روکنا: تباہی سے نمٹنے کے لیے قبل از وقت تیاری اور جانکاری سے افراد ناگہانی آفات اور حادثات

سے ہونے والے نقصانات کو کم کرسکتے ہیں جیسے کہ ہنگامی حالات کی قبل از وقت تیاری کے لیے ہنگامی منصوبے بنانا، سامان کاذخیرہ کرنا، اور ابتدائی طبی امداد اور بچاؤ کی تکنیک سیکھنا شامل ہوسکتا ہے۔

فلاح وبہبود کو فروغ دینا: فلاح وبہبود کو فروغ دینے کی معلومات کا اشتراک کرنے اور مل کر کام کرنے سے معاشرے ہنگامی حالات کا جواب دینے اور آفات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے بہتر طریقے سے تیار ہوسکتے ہیں۔

اپنے اردگرد کے ماحول کا خیال رکھنا: اس میں ممکنہ خطرات سے آگاہ ہونا اور خطرے کو کم کرنے کے لیے اقدامات کرنا شامل ہوسکتا ہے۔

ذمہ دار ہونا: اس میں اپنی صحت کا خیال رکھنا اور دوسروں کی حفاظت کو یقینی بنانا بھی شامل ہے۔

سفارشات

اگرچہ حادثات سے ہمیشہ بچا نہیں جاسکتا تاہم آفات سے بچاؤ اور بحالی کے اقدامات کے بارے میں جاننا کسی ہنگامی صورت حال میں جان بچانے اور نقصان کو کم کرنے کے امکانات کو بڑھاسکتا ہے۔ ناگہانی آفات اور حادثات کی صورت میں انسانی زندگی کو بحال کرنے سے متعلق درج ذیل سفارشات پیش کی جارہی ہیں:

ہنگامی تیاری: حکومتوں، برادریوں اور معاشرے سے جڑے تمام ہی افراد کو ہنگامی صورت حال کے لیے تیار رہنا چاہیے اور منصوبہ بندی اور سامان تیار رکھنا چاہیے۔ یہ آفات کے اثرات کو کم کرسکتا ہے اور مؤثر طریقے سے جواب دینا آسان بنا سکتا ہے۔

ابتدائی اطلاع کا بہترین نظام: سمندری طوفان، زلزلے اور سونامی جیسی قدرتی آفات کے بارے میں درست اور بروقت انتباہات لوگوں کو انخلاء کا وقت دے سکتا ہے جس سے زیادہ سے زیادہ جانیں بچاسکتے ہیں۔

مضبوط تعمیری بنیادی ڈھانچہ: لچک دار بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کرکے جیسے مضبوط عمارتیں اور سڑکیں بنا کر ہم آفات کے اثرات کو کم کرسکتے ہیں اور مزید جانیں بچاسکتے ہیں۔

مؤثر باہمی تعاون: جب آفات آتی ہیں، تو یہ ضروری ہے کہ سرکاری ایجنسیوں، غیر سرکاری تنظیموں، اور نجی شعبے کے درمیان باہمی تعاون کی مربوط کوششیں ہوں۔ اس سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد مل سکتی ہے کہ امداد اور وسائل کو مؤثر اور بہتر طریقے سے استعمال کیا جائے۔

عوامی شعور اور آگاہی: عوام کو تربیت اور معلومات فراہم کرنا کہ کس طرح آفات کے لیے تیاری کرنا ہے۔ اس میں لوگوں کو یہ سکھانا بھی شامل ہے کہ ایمرجنسی کے دوران کیا کرنا ہے، نیز نقصان کے خطرے کو کم کرنے کے لیے کس

طرح کے اقدامات کرنے ہیں۔

تحقیق اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری: قدرتی آفات کو بہتر طور پر سمجھنے اور ان کی پیش گوئی کرنے کے لیے تحقیق اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری ان کے لیے تیاری کرنے اور ان کا جواب دینے کے لیے مزید مؤثر طریقے تیار کرنے میں ہماری مدد کر سکتی ہے۔ اس سے ہمیں آفات کے اثرات کو کم کرنے اور مزید جانیں بچانے کے طریقے تلاش کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

دماغی صحت کی مدد: آفات کا لوگوں کی ذہنی صحت پر دیرپا اثر پڑ سکتا ہے ان لوگوں کو مدد فراہم کرنا ضروری ہے جنہیں اس کی ضرورت ہے۔ اس میں مشاورت، معاون گروپس، اور نفسیاتی مدد کی دوسری شکلیں شامل ہو سکتی ہیں۔

یہ اقدامات کسی آفت کی صورت میں جان بچانے اور بحالی کے عمل میں مدد کر سکتے ہیں۔ تاہم یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ آفات پیچیدہ ہوتی ہیں اور اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں، اس لیے ہماری کوششیں لچک دار اور موافقت کی حامل ہونا ضروری ہے۔

حوالہ جات

1-القرآن:5/32۔

(باترجمہ قرآن سے استفادہ حاصل کی گیا) مترجم: نجفی شیخ محسن علی (لاہور:اداری نشر معارف اسلامی، دسمبر ۲۰۰۰ء)

2-القرآن:2/245۔

3-القرآن:65/7۔

4-القرآن:3/133-134

5-القرآن:2/261۔

6-القرآن:2/265۔

7-القرآن:2/274۔

8- مجلسی، محمد باقر، مترجم، ممتاز، سید حسن امداد، الحسینی، سید طیب آغا الموسوی، بحار الانوار، (کراچی: محفوظ بک ایجنسی، جنوری1980ء)، ج72، ص20

9-بحارالانوار:ج72، ص50۔

10-کلینی، شیخ محمد یعقوب،مترجم،نقوی،سید ظفر حسن،کتاب مستطاب الشافی ترجمہ اصول کافی،(کراچی: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ)،ج2،ص124۔
11-کافی:ج2،ص200۔
12-طوسی،ابی جعفر بن محمد،مترجم رضوی،سید منیر حسین،امالی(لاہور:ادارہ منہاج الصالحین ،جنوری 2013ء)،ص۔281
13-امالی شیخ:طوسی،ص1051۔
14-بحارالانوار:ج71ص278۔
15-کافی:ج5،ص55۔
16-کافی:ج2،ص123۔
17-القرآن:9/76۔
18-بحارالانوار:ج78،ص218۔
19-کافی:ج6،ص367۔
20-عاملی،شیخ محمد بن حسن،مترجم،نجفی،شیخ محمد بن حسین،مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ،(سرگودھا:مکتبۃ السبطین،جولائی2011ء)
،ج16،ص362
21-القرآن:2/177۔
22-بحارالانوار:ج72،ص51۔
23-بحارلانوار:ج74،ص316۔
24-وسائل الشیعہ:ج3،ص213۔